© rasailojaraid.com

دل کی بات — مدیر

مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملہ دینی وسیاسی قوتوں کے لیے لمحۂ فکریہ

جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن ۲۳؍ اکتوبر کو صادق شہید گراؤنڈ کوئٹہ میں ''مفتی محمود کانفرنس'' سے خطاب کے بعد واپسی پر جونہی گاڑی میں بیٹھے، خودکش بمبار نے اپنے آپ کو دھماکے سے اڑا لیا۔ حملے میں جمعیت کے دو کارکن شہید اور ۳۲؍ افراد شدید زخمی ہوئے۔ جبکہ مولانا فضل الرحمٰن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے محفوظ رہے۔ مولانا پر یہ تیسرا قاتلانہ حملہ ہے۔ تینوں حملوں میں دشمن نے اپنی طرف سے مولانا کو راستے سے ہٹانے کی کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن ''جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔'' مولانا پر حملے سے قبل اسی روز کوئٹہ میں ہزارہ قبیلے کے مزدوروں کی بس پر فائرنگ کر کے آٹھ افراد کو قتل کیا گیا اور قمبرانی میں ایف سی قافلے پر ریموٹ حملے میں تین راہ گیر جاں بحق اور دو اہل کاروں سمیت بارہ افراد زخمی ہوئے۔ یہ تینوں واقعات ایک ہی دن یکے بعد دیگرے ہوئے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق ایرانی شدت پسند تنظیم جنداللہ نے مولانا فضل الرحمٰن پر حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک نے کہا ہے کہ: ''مولانا پر حملہ کرنے والوں کے قریب پہنچ گئے ہیں۔''

افسوس ناک بات یہ ہے کہ مولانا پر ہونے والے ہر حملے کے بعد یہی طے شدہ گھسا پٹا جملہ دہرا کر جھوٹی تسلیاں دی گئیں۔ معلوم نہیں کہ ریاستی حساس ادارے حملہ آوروں کے قریب پہنچ کر خاموش کیوں ہو جاتے ہیں؟ سوال یہ ہے کہ یہ دہشت گرد کون ہیں؟ آخر علماء ہی سب سے زیادہ ان کی دہشت گردی کا نشانہ کیوں ہیں؟ گزشتہ سال ۱۰؍ محرم کو تعلیم القرآن راولپنڈی کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا۔ اب محرم کی آمد سے قبل پھر تعلیم القرآن کے مفتی امان اللہ شہید کر دیے گئے۔ اور تازہ نشانہ مولانا فضل الرحمٰن کو بنایا گیا۔

اخباری اطلاعات کے مطابق دہشت گردوں نے بلوچستان کو محفوظ پناہ گاہ سمجھتے ہوئے اسے اپنا مرکز بنا لیا ہے۔ شدت پسند تنظیم ''داعش'' کے بلوچستان میں رابطوں کی خبریں بھی آرہی ہیں۔ ہمارے نزدیک عالمی استعمار عراق وشام میں فرقہ وارانہ فسادات کی جنگ بھڑکانے کے بعد اب پاکستان اور ایران کو بھی اس آگ میں جھونکنا چاہتا ہے۔ سرحدوں پر بھارتی فورسز کی مسلسل بلا اشتعال فائرنگ اور ایرانی فورسز کی طرف سے پاکستانی علاقوں میں گھس کر بار بار فائرنگ، گولہ باری، علماء پر حملے اور ان کا قتل بین الاقوامی سازش کا حصہ ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن اس وقت آخری شخصیت ہیں جو پارلیمنٹ میں اسلام کا مقدمہ لڑ رہے ہیں۔ ان کی سیاسی جدوجہد ہمیشہ پرامن رہی اور وہ عدم تشدد کی پالیسی پر کاربند رہے۔ مولانا فضل الرحمٰن پر قاتلانہ حملہ، حکمرانوں، سیاست دانوں اور تمام دینی وسیاسی قوتوں کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔ خصوصاً دینی قوتوں کے متحد ہونے کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ اگر دین دشمنوں کو مولانا جیسی امن پسند شخصیت بھی قبول نہیں تو پھر انہیں کوئی بھی قبول نہیں۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ اہل حق کی تمام جماعتیں مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ ہیں۔ مولانا تنہا نہیں۔ حکمران یاد رکھیں اگر خدانخواستہ مولانا کو کچھ ہوا تو پھر ملک میں امن کا خواب بکھر جائے گا۔ مولانا فضل الرحمٰن پر حملہ کرنے والوں کو گرفتار کیا جائے اور اس گروہ کو قوم کے سامنے بے نقاب کیا جائے۔

© rasailojaraid.com